اسلام میں حج کی فضیلت اور اہمیت

مولانا انصار رضا

حج اسلامی احکام میں سے ایک مہتم بالشان حکم اور دین کے ارکان میں سے ایک عظیم المرتبت رکن ہے جس کے ذریعہ بندہ رضائے الٰہی کا طالب ہو کر مراتب رفیعہ کا حصول کرتا ہے اور انوار الٰہی کے تجلیات کی جھما جھم بارش سے گناہوں سے آلودہ دامن حیات کو پاک وصاف کرتا ہے۔ حج کے ذریعہ بندے کو روحانی لطافتوں، سوزوگداز کی پر کیف لذتوں کے وہ یادگاری لمحات میسر آتے ہیں جن کی بھینی بھینی خوشبو سے اس بندہ مومن کی شام جاں معطر ہوتی جاتی ہے اور وہ تادم مرگ اس پر نور و نکہت منظر کے حسین تصورات سے شاد کام رہتا ہے۔

حج کا لغوی اور شرعی مفہوم۔

علاّمہ ابن اسیر لکھتے ہیں حج لغت میں کسی شئی کی طرف قصد کرنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں شرائط معلومہ کے ساتھ قصد معین کو حج کہتے ہیں ۱۔ علاّمہ اصفہان لکھتے ہیں کہ حج لغت میں قصد وزیارت کو کہتے ہیں اور اصطلاح شرع میں عبادت کیلئے بیت اللہ کے قصد کو حج کہتے ہیں ۲۔ علاّمہ ابوہمام لکھتے ہیں کہ حج کا لغوی مفہوم کسی معظم چیز کا قصد کرنا اور فقہی تعریف ہے ارکان دین میں سے کسی رکن کو ادا کرنے کیلئے بیت اللہ کا قصد کرنا یا اس مقصد کیلئے بیت اللہ کی زیارت کا قصد کرنا۔

حج کا سبب۔

بیت اللہ ہے حج کے نفس وجوب کے شرائط میں اسلام عقل، بلوغ، اور حج کی استطاعت ہے اور حج کے وجوب ادا کے شرائط میں احرام، مکان اور اوقات مفہوم ہیں، حج کے ارکان میں وقوف عرفہ اور طواف زیارت ہیں اور حج کے واجبات میں میقات یا اس سے پہلے احرام باندھنا، غروب آفتاب تک میدان عرفات میں رہنا، وقوف مزدلفہ، صفا مروہ میں دوڑنا شیطان کو کنکر یاں مارنا سر منڈانا یا بال کٹانا اور طواف کرنا ہے۔

حج کے سنن

طواف قدوم اور اس میں رمل کرنا، یا طواف زیارت میں رمل کرنا، سبز نشانوں کے درمیان تیز دوڑنا، ایام منیٰ میں رات گزارنا طلوع شمس کے بعد منیٰ سے عرفات جانا، طلوع شمس سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کی طرف جانا۔ حج میں جو احکام منع ہیں وہ یہ ہیں: عمل زوجیت، بال کاٹنا ناخن کاٹنا، خوشبو لگانا، سر اور چہرہ ڈھانپنا، سلا ہوا کپڑا پہننا، کسی دوسرے محرم کا سر مونڈنا، حل اور حرم میں شکار کے در پے ہونا

حج کے اقسام۔

حج کے تین اقسام ہیں ۱۳فراد، یعنی حج کے دنوں صرف حج کرنا ۲ تمتع، ایک سفر میں پہلے عمرہ کا احرام باندھنا: طواف سعی کے بعد حلق کر کے اس احرام سے فارغ ہو جانا، پھر وقت آیا تو حج کا احرام باندھنا کیونکہ ایک ہی وقت میں دو عبادتیں جمع کر لیں یہ دوسرا فائدہ ہے تو اسے تمتع کہتے ہیں

۵ قِران ایک ساتھ ہی حج وعمرہ کا احرام باندھنا پہلے عمرے کے ارکان ادا کئے لیکن احرام بدستور رہا یہاں تک کہ ایام حج میں حج کے ارکان ادا کر کے حلق کرایا اور احرام سے فارغ ہو گئے۔

قرآن واحادیث میں حج کی فضلیت۔

حج کے فضائل و مناقب کے سلسلے میں قرآن واحادیث کے صفحات شاہد ہیں جن سے روز روشن کی طرح اس عبادت کی اہمیت وعظمت ظاہر ہوتی ہے چنانچہ رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

ترجمہ۔ بیشک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے، برکت والا اور سارے جہاں کا رہنما، اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہاں سے بے پرواہ ہے ان آیات کریمہ سے حج کی عظمت وبزرگی اور اس کی فضلیت بحسن وخوبی مستفاد ہوتی ہے چند احادیث طیبہ بھی اس سلسلے میں نقل کی جاتی ہے۔

ترجمہ ۔حضرت ابن مسعود نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حج اور عمرہ کو یکے بعد دیگرے کرو یعنی قِران کا احرام باندھو یا بالفعل دونوں کو متصلاً کرو اس لئے کہ یہ دونوں افلاس اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، چاندی اور سونے کی میل کو دور کر دیتی

ہے اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہے۔

پیغمبر اکرم سے منقول روایت میں کہا گیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادے سے نکلا اور پھر راستے میں ہی مرگیا تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ہمیشہ کیلئے جہاد، حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھدیتا ہے۔

ترجمہ۔حضرت علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص زاد راہ اور بیت اللہ شریف تک پہنچادینے والی سواری کے مصارف کا مالک ہوا اور پھر اس نے حج نہ کیا تو اس کے یہودی اور نصرانی ہو کر مرنے میں کوئی فرق نہیں اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یعنی خدائے تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جبکہ حج کے تمام ضروری مصارف کا مالک ہو۔رسولؐ اللہ کے ان روشن اور زرّیں ارشادات عالیہ سے حج کی فضیلت وعظمت کا اندازہ بحسن وخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ حج اپنے دامن کرم میں کیسی کیسی رحمتیں برکتیں لئے ہوئے ہے اور حج کرنے والوں کو قدر منزلت، سعادت وغایت ،کرامت وشرافت کے کیسے بے کراں خزانے بخشتا ہے کہ حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہے، حج گناہوں کو اس طرح دور کردیتا ہے جیسے بھٹی لوہے وغیرہ کے میل کو، حج کے سفر کو روانہ ہونے والا مجاہد کی مانند ہے حاجی گناہوں سے ایسے پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسے وہ ابھی شکم مادر سے آیا ہے۔ حج کی یہ وہ عظمتیں ہیں جو احادیث طیبہ کے پاکیزہ کلمات سے روشن وعیاں ہیں۔

حج اور یاد رفتگاں۔

حج کے تمام ارکان اور مناسک کے لازمی مطالعہ سے یہ بات بخوبی واضح ہوجاتی ہے کہ حج حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے،کعبہ کی نشاۃ ثانیہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں انجام پائی،کعبہ کے گرد طواف کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ندا کی اور آج تک وہی مسلمان حج کی سعادت سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں جن کی روحوں نے عالم ارواح میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ندا پر لبیک کہا تھا،صفا مروہ میں دوڑنا حضرت ہاجرہ کے اضطرابی تگ ودو کی یاد تازہ کرتا ہے۔ جس پتھر پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ لسلام نے کعبہ کی تعمیر شروع کی تھی اس پتھر کو یہ شرف ملا کہ قیامت تک مسلمان اس پتھر پر نماز پڑھتے رہیں گے اور وہ تعمیر ابرہیمؑ کی نشانی کے طور پر قیامت تک مسلمانوں کا مرکز عقیدت رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم پر تسلیم ورضا کا اظہار کرتے ہوئے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جس طرح چھری کے نیچے گردن رکھدی تھی اس سنت کو ادا کرتے ہوئے آج

تک دس ذی الحجہ کو قربانیاں کی جاتی ہیں شیطان کے بہکانے پر ناراض ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی طرف کنکریاں پھینکی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ ادا اس قدر پسند آئی کہ ہر حاجی پر رمی جمرات کو واجب کردیا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جگہ جگہ ایسی آیات نازل کی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مناسک حج حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہیں ،اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ترجمہ۔ اور یاد کرو جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کا مرجع اور جائے امن بنایا اور ابراہیمؑ کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو اور ہم نے عہد لیا ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ سے کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اعتکاف کرنے والوں اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک کردو۔

ترجمہ۔ اور یاد کرو جب ہم نے ابراہیمؑ کے لئے اس بیت کو ٹھکانا بنایا کہ کسی کو میرا شریک نہ بنانا اور میرے بیت کو طواف کرنے والوں کے لئے قیام کرنے والوں کے لئے اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک کرو، اور لوگوں میں حج کا اعلان کرو وہ تمہارے پاس پاپیادہ اور دور دراز سے تھکی ماندی سواریوں پر سوار ہوکر آئیں گے۔ اس آیت کریمہ کے تحت علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ صدرالا فاضل اپنے شہرہ آفاق حاشیہ ''کنز الایمان'' میں تحریر فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابوقبیس پہاڑ پر چڑھ کر دنیا بھر کے لوگوں کو ندا کردی کہ بیت اللہ کا حج کرو جن کے مقدر میں حج ہے انھوں نے باپوں کی پشتوں اور ماؤں کے پیٹوں سے جواب دیا اللّٰھم لبّیک مذکورہ، بالا تصریحات سے یہ نتیجہ اخذ ہو جا تا ہے کہ حج حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی یادگار ہے حج کی حقیقت اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے مورد اور معدن کی زیارت کرنا، اللہ تعالیٰ کے گھر میں حاضر ہونا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مثل اللہ تعالیٰ کی دعوت پر لبیک کہنا اور ان دو عظیم رسولوں کی قربانی کی روح کو زندہ کرنا جنہوں نے حکم ربانی کے سامنے سر تسلیم خم کر کے ایثار و قربانی کی تاریخ میں عظیم الشان یادگار قائم فرمائی۔ حج کرنے والے مسلمانوں کے دل میں وہی جذبات موجزن ہوتے ہیں جو چار ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں تھے اور جو الفاظ انھوں نے کہے تھے وہی ان کی زبان پر جاری ہوتے ہیں۔

ترجمہ۔ منھ موڑ کر میں اس ذات کی طرف منھ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

ترجمہ۔ بیشک میری نماز میری قربانی میرا مرنااور میرا جینا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام دنیا کا پروردگار ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس چیز کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے اسلام کا اقرار کرتا ہوں ۔دیکھا جائے تو ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے حج کا پورا فلسفہ بیان کر دیا ہے۔

حج کے فوائد ۔

حج جس طرح بخشش ومغفرت، اخروی سعادت، فلاح وکامرانی اور خوشنودی خداوندی کا سبب وموجب ہے اسی طرح یہ جلیل القدر حکم شرعی اپنے اندر بے شمار دنیوی برکات، اور ایسے عظیم فوائد کو سمیٹے ہوئے ہے جن کے ذریعہ ایک صالح اور صحت مند معاشرے کی تشکیل کے اسباب فراہم ہوتے ہیں ہم اختصار کے ساتھ ان فوائد پر روشنی ڈالتے ہیں۔

اسلامی وحدت: آج قوم مسلم اختلاف وانتشار کے قعر عمیق میں پڑی ہے۔ملکی اور بین الاقوامی سطح پر مسلمان ایک دوسرے کے خلاف دست بگریباں ہیں۔ملت اسلامیہ کا دانش مند طبقہ اس ماحول میں اسی بات کا متقاضی ہے کہ مسلمانان عالم قومیت اور وطنیت کی چہار دیواری سے نکل کر اسلامی وحدت کے گلشن میں داخل ہوں اور" واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً " کا مظہراتم بن کر افق عالم پر نمودار ہوں حج ان اختلافات کے باوجود حصول مقصد کا بڑا ہی اہم ذریعہ ہے کہ جس میں رنگ ونسل اورلسانی سیکڑوں اختلافات کے باوجود دینا کے کونے کونے سے چل کر تمام مسلمان ایک حال، ایک ہی قال میں ایک مرکز پر جمع ہوکر اسلامی وحدت کا شاندار مظاہرہ کرتے ہیں۔

باہمی تعاون اور اتحاد کی روح۔

یہ حج ہی کی مرکزیت کا نتیجہ ہے کہ تمام مسلمان جو اپنے اپنے مسائل میں الجھے ہوتے ہیں وہ دور دراز مسافتوں کو طے کرکے اور ہر قسم کی صعوبتوں کو برداشت کرکے دریا، پہاڑ، جنگل آبادی اور صحرا، کو عبور کرکے یہاں جمع ہوتے ہیں ایک دوسرے سے ملتے ہیں ایک دوسرے کے غم سے واقف اور حالات سے آشنا ہوتے ہیں جن سے ان میں اتحاد اور باہمی تعاون کی روح پیدا ہوتی ہے یہیں آکر چینی مراکشی سے، تونسی ہندی سے، تاتاری حبشی سے عجمی عربی سے اور افغانی افریقی سے جا ملتا ہے اور سب مل کر باہم ایک قوم ایک نسل اور ایک خاندان کے افراد بنکر آتے ہیں۔

اعمال کی نشاۃ ثانیہ۔

حج درحقیقت انسان کی گزشتہ اور آئندہ زندگی کے درمیان ایک حد فاصل کا کام دیتا ہے اور اصلاح اور تغیر کی جانب زندگی کا رخ پھیرنے کا موقع بہم پہونچاتا ہے۔ یہاں آکر انسان گناہوں سے آلودہ پچھلی زندگی کو ختم کر کے نیکی اور راست بازی کے ساتھ نئی زندگی شروع کرنے کا عہد کرتا ہے۔

ذمہ داریوں کا احساس۔

حج کرنے کی چاہ میں انسان اپنی تمام ذمہ داریوں کا احساس کرتا ہے کیونکہ حج اس وقت فرض ہوتا ہے جب اہل وعیال کے خرچ سے اس قدر رقم بچ جائے جس سے حج کے مصارف پورے ہوسکیں اس لئے انسان حج کے لئے اس وقت نکلتا ہے جب اپنے اہل وعیال کی ضرورت کا سامان مہیا کر لیتا ہے۔ اس لئے اس کو اپنے اہل وعیال کی ذمہ داریاں خود بخود پوری کرنی پڑتی ہے اور جس شخص کے سر پر قرض کا بوجھ ہو وہ اپنا قرض اتارنے کی فکر کرتا ہے کیونکہ حج وہی شخص کر سکتا ہے جو قرض سے سبکدوش ہو اس طرح فریضۂ حج کی وجہ سے انسان کے دینوی معاملات پر بہت گہرا اثر مرتب ہوتا ہے۔

دشمنوں سے دوستی۔

عام طرز معاشرت اور دینوی کاموں میں انسان اپنے سینکڑوں دشمن پیدا کر لیتا ہے لیکن جب انسان خدا کی بارگاہ میں جانے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ سب سے بری الذمہ ہوکر حج کے لئے جانا چاہتا ہے اس لئے رخصت کے وقت ہر قسم کے بغض وعناد سے اپنے دل کو صاف کر لیتا ہے۔ لوگوں سے اپنے قصور معاف کراتا ہے، روٹھوں کو مناتا ہے، جن کے حقوق تلف کر چکا ہو یا جن کا حق مار رکھا ہو ان کے حقوق ادا کرتا ہے اس لحاظ سے فریضۂ حج معاشرتی، اخلاقی اور روحانی اصلاح کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔

مساوات۔

اسلامی عبادات کے فوائد میں مساوات ایک اہم سنگ بنیاد ہے ہر چند کہ نماز سے بھی مساوات حاصل ہوتی ہے لیکن پوری وسعت اور ہمہ گیری کے ساتھ مساوات کا اظہار صرف حج میں

ہوتا ہے جب امیر اورغریب، عالم اور جاہل حکام اورعوام، بادشاہ اور رعایا، ایک لباس، ایک صورت ایک حالت اور ایک میدان میں کھلے آسمان کے نیچے رب ذوالجلال کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں نہ کسی کے لئے کسی جگہ کی قید ہوتی ہے نہ سایہ کی رعایت ہوتی ہے نہ تقدم وتاخیر کی فضلیت ہوتی ہے۔

کسب حلال۔

کسب حلال بہت سی نیکیوں کا سر چشمہ ہے چونکہ حج کے مصارف میں شرعاً صرف مال حلال اور حرام کا فرق کرنا پڑتا ہے اور فریضۂ حج کے لئے مال، حال کی تگ ودو کرنی پڑتی ہے جس سے انسان کی روحانی اور اخلاقی حالت سدھر جاتی ہے، الغرض فریضۂ حج انسان کی صرف اخروی سعادت اور بخشش اور مغفرت کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ وہ اس کی اخلاقی ،معاشرتی، اقتصادی، سیاسی، سماجی،قومی اور ملی زندگی کے ہرزاویہ و ہرگوشہ پر حاوی ہے اور مسلمانوں کی عالمگیر بین الاقوامی حیثیت کا سب سے بلند منارہ ہے۔